السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ پیر حاجی یونس فوت ہوگئے جس نے درض ذیل ورثاء چھوڑے ۔ ایک بیوی، والد پیر عبدالحق اوروالدہ اور9بیٹے 3 بیٹیاں ۔ اس کے بعد پیر عبدالحق فوت ہوگیا جس نے ورثاء میں دو بیویاں ،سات 7بیٹے اورایک 1بیٹی ۔ وضاحت کریں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک وارث کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ فوت ہونے والے پیر یونس کی ملکیت میں سے پہلے نمبر پر اس کی تجہیز وتکفین کا خرچہ نکالا جائے، دوسرے نمبر پر اگر فوت ہونے والے پر قرضہ ہے تو اسے ادا کیا جائے، تیسرے نمبر پر اگر کسی کے لیے وصیت کی تھی تو کل مال کے تیسرے حصے کے برابر تک سے پوری کی جائے ۔ اس کے بعد مرحوم کی وراثت منقولہ خواہ غیر منقولہ کو ایک روپیہ قرار دے کر اس طرح تقسیم کی جائے گی ۔ بیوی کو آٹھواں حصہ 2 آنے ملیں گے ۔ فرمان الہی ہے : فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ والد پیر عبدالحق کو چھٹا حصہ 2 آنے 8پیسے ملیں گے اسی طرح والدہ کو بھی چھٹا حصہ 2 آنے 8پیسے دیئے جائیں گے ۔ فرمان الہی ہے : وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اس کے بعد جو ملکیت بچے گی یعنی 8پیسے ان کو 21 حصے بنا کر ہر بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا ۔ فرمان الہی ہے : يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ...... اس کے بعد پیر عبدالحق فوت ہوگئے اس کی ملکیت 2 آنے 8پیسے وارث دونوں بیویوں کو آٹھواں حصہ دیا جائے گا اس کے بعد بھی جو رقم بچے گی اس کو 15 حصے کر کے ہر بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ ملے گا ۔

موجودہ اعشاری نظام میں یوں تقسیم ہوگا

میت پیر حاجی یونس ترکہ 100

بیوی 8/1/12.5

والد 6/1/16.666

والدہ 6/1/16.6662

9بیٹے عصبہ 46.429 فی کس 5.158

3 بیٹیاں عصبہ 7.738 فی کس 2.579

میت پیر عبدالحق ترکہ 100

2 بیویاں 8/1/12.5

7بیٹے عصبہ 81.67

1بیٹی عصبہ 5.83

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ](#)

صفحہ نمبر 573

محدث فتویٰ